

تصدیق کے طور پر لے لیے جاتے ہوں ؛ اگر ایسا نہیں ہوتا تو فرشتوں کی لکھی ہوئی تحریر ایک طرف ہوگی اور اے مسلم الثبوت نہیں مانا جاسکتا۔

۱۱۔ لغات : ریختہ : اردو کے اشعار۔ اردو کو ریختہ اس لیے کہنے لگے کہ یہ مختلف زبانوں کی آمیزش سے بنی۔ جیسے دیوار اینٹ، مٹی، چونے، سفیدی سے پختہ کرتے ہیں، اردو بھی ہندی، فارسی، ترکی، عربی وغیرہ زبانوں کے الفاظ سے مرکب ہے۔

شرح : منقطع فخریہ کہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اے غالب ! تمہیں اردو شاعری کے استاد نہیں ہو۔ جو زمانہ گزر چکا اس میں اس شاعری کا ایک استاد میر تقی میر بھی تھا۔ بے شک اس میں میر کے کمال سخن کا اعتراف کیا، لیکن غالب کی نکتہ لوازی ملاحظہ ہو کہ اسے لوگوں کا قول قرار دیا۔ "کہتے ہیں" کا صاف مطلب یہی ہے۔

۱۔ لغات : در تشنگی مُردگان :

وہ لوگ، جو پیاسے مر گئے۔ جنہوں نے پوری عمر عشق کی سختیاں سہتے سہتے گزار دی اور ان کی کوئی بھی آرزو اس زندگی میں پوری نہ ہوئی۔

دل آزر دگان : جن کے دل دکھے ہوئے ہوں۔ تباہ حال عشاق۔

لب خشک، در تشنگی مردگان کا

زیارت کدہ ہوں، دل آزر دگان کا

ہمہ ناامیدی ہمہ بدگمانی

میں دل ہوں، فریب و فنا خوردگان کا

شرح :۔ میں اُن لوگوں کا خشک لب ہوں، جو پیاسے مر گئے۔ جنہوں نے

عشق و محبت میں سب کچھ لٹا دیا اور ان کی کوئی آرزو پوری نہ ہوئی۔ میں ان کی اس ناکامی و مایوسی کی کھلی ہوئی اور روشن شہادت ہوں، کیونکہ پیاس سے مرے ہوئے لوگوں کی موت کا سبب اس لب سے ظاہر ہو سکتا ہے، جس پر تری کا کوئی نشان نہ ہو۔ اسی لیے میں ان عاشقوں کی زیارت گاہ بن گیا ہوں، جن کے دل دکھے ہوئے ہیں اور عمر